سر حسین کو اعدا جو شام میں لائے

UNIVERSITY LIBRARY
10 MAR 1934
Date
ALLAHABAD.

67794

مرثیہ

حسین کو اعدا جو شام میں لائے
اور آل فاطمہ کو ازدحام میں لائے
بلا کشوں کو مصیبت کے دام میں لائے
غرض یزید کے دربار عام میں لائے
جہاں کے رعب سے ہی ذرا و بون کے تن میں تھا
رسن یزید کی تھی سختی کا گلا رسن میں تھا

صادق بیزاری لالہ ہی آنکھا

۲

یزید بیٹھا تھا اور اہلبیت رو رہے تھے آہ
محل سے آ کے کہا اک کنیز نے ناگاہ
کہ ہے یہ شور تری زوجہ بنت عبداللہ
کہاں اور کو بھیجے کہ قیدیوں کی ہے چاہ
کہا ہے بحر سے پیاں اونٹ پر قطار کو
کہ جیسے ہی دیکھنا تر سے گئی وہ کار و ناکو

باہتمام محمد صادق

۳

کہا یزید نے اچھا جو ادھر کو ہو منظور
ابھی تو آتے ہیں بازار سے یہ بیر و حضور
وہاں ہی بھیجوں گا ان کو محل ہے کتنی دور
مگر یہ بنت ہے کیسی جو مضطر و رنجور
قصاص اٹھے ہی مجھ کو ابھی لپٹ
سے کو انہی برابر نوح تھی لپٹ

بہ او دیر ابہار سے

۴

فلک کو دیکھ کے زینب نے رو دیا اس دم
کہا کہ سب ہیں ادھر کے برابر ہی ہم
کہاں وہ اور کہاں شاہ کربلا کا حرم
غارت اور وہاں ہو ویران زمین اعلم
بہن تو قید میں بیٹھے محل سے جائے بہن
کہا یہ رو کے کہ زینب ہو قید خانے میں

۱۰ ماربیع ۱۹۲۱
بن جیا

LIBRARY
10 MAR 1934
ALLAHABAD

۴۵

ستمگی ہی ستم کا بافی الفور سمجھی
جرم کو بیجا زندان میں تو و مجلی بن سب
بکھر منزے بکھر گئے جو قو اب
بیان قو اب نقدہ آتش متاع سرزرا
وہان ابرو و خود تو ان میں اوہ وزاری
محل میں منزلی یا ان تحقیق بجا قرار دی

۴۶

ستمی ہی کی ہی ولن ابر فغان کی گیا
سی نے نماز کی رات قیدوں کو بچوایا
سحر بن کبھی تمین بچا تھا بر ہنین کیا یا
فقط وہ پائی طالب میں موتین پایا
اگر بجا فاذ میں اور بن سکوب قوای ہے
برائیک روز کی بات اور بن ہوئی پیا گئی

۴۷

ع فکر رنج تماشا عت باعت اور کیسوا
نماز شب کی اوری وہ تو شوگر یہ ت
گمر بزیہ ہے حجرہ میں ہے وہ شور و بکا
بیا جو دا دیر حجرہ تو دیکھی ہے بکی
عقل بزیہ کا ہر دم زیادہ ہوتا ہے
ابکا حجرہ تمام رات میں وہ روتا ہے

۴۸

جگ بیت درست جیا کر بنا دیا جان کو
گدا آپ سے جو ب نکالا ان کا بیہودہ
ویا در ناسے ورنہ کبھی بحال ب ت
برا ہو اس زیادہ تیشی کا یا ان بد
اوری تیرے سے اقرار سے حق تاہ کیا
گرے ت تم تو ترے سے کوتاہ کیا

٩

بیکاری ہنر کرین تو ہنسون کی وہ بڑی کیا
کیا یزید نے اسم معاف ترکیا او ہوا
وہ یوں بھی بین قصر ان ایروں کا
یہ اتو بین تم سے قابو بین نحو اسے خطا
گناہ کیا یہ ایسم نہ بخشین گے
نہ ابو ل کی اول کہ ہم نہ بخشین گے

١٠

کیا یزید نے ورکری لو بے خلل
ا گناہ نہین آہ ہمو سے قابل
عجب سا قریکی کا بین بنا قاتل
بیکاری ہنر کریر یا لوسے عادل
یہ ظلم دیدہ و دانستہ اسے یزیدی
جو راسا عاتا تہا کیون اوسے شہیدی

١١

لو اوس غریب کا سے نام و تبرا ز فتا
وہ بولا ہاے غضب اور سا بیو ہون کیا
لہو میں جیکے ہو تمام سے کی جو کہا
زمین یہ بندگی اور کیا کرو اودیا
بی بی و فاطمہ کے نور عین کو مارا
بتاؤ کیا ہے اقا حسین کو مارا

١٢

کیا یزید نے [illegible] ہنر کو دا سکا جواب
ہوا تو قتل [illegible] قبر فانے کو دوست
درود بند کا [illegible] ہو سے بیتاب
کیا یزید [illegible] ہے رو قائم حجاب
بیماری [illegible] علی اور سعلیٰ [illegible]
[illegible]

۱۳

دو دو سے بولی بیبا اپنا اقضا پڑ گیا
بیٹی تھی جو اب سے بین نا محرم ہوئی بیں کی جا
بہت تو سمجھی ماں بیٹی کا مقام ہے
یہ رو دی اس ہے اپنے وجود کی دفن
بی تو بولی حقارت بیر ابر جز ہوں
ابر بھی کی زینت کو دو ماں ابر جز ہوں

۱۴

یہ گفتگو ہی کر وہ بیٹا کا ورد ہوا
اور ادھر آئے بی جھک جھک نا دیکھا
بلا دی آپ ہی زینت کر جھک بیچا نا
بیبی جب سے گھر میں ہی تھا گزرا
بیبی بیبی جو زبان کو بین ہی جانی تھی
بین جھک وقت آل بی بین پانی تھی

۱۵

غرض یہ کہ بین آباد رکھا وہی گھر کو
بناہ جس نے بی بیر آگ غریب شعلہ کو
بسی تو یاد دی کرن تھی ان جیزا کو
کسی کی عریضہ بی بیچا اما م ادبیر کو
عمل وہ کچھ نہیں آیا ادھی عقیدت بین
بناز اب بی ہوا ل بی وہ کی مذہبین

۱۶

کی غرض میں وہ دل لیے ہی ہیچ ہر یاد
حسین کر سے تو نقطہ جی بی بادل شاد
سلام کہ بین ناطقی جی کی مدے زیاد
سلام کے بے غم بی وری بیتی استاد
سلام کو دو ماں کی گھر یہ جانی تھی
وہ تو قصہ دو وا ب سلام یہ پانی تھی

علہ

بچاری بڑی دکھی تھی ہری جکا زینب نام
سو اون کو کون نہیں جانتا ہر اونکا نام
جب آپ دودانہ مرا اٹھا خبر یک شاہ انام
میں روز جاتی تھی زینب آگے بہر سلام
ہو نزا و بیکے پدر کو تھا غم ماتم بین
خدا کو جانتی ہیں جو وہ اونکو جانتی ہیں

علہ

چھپا یا باپ اونے زینب نے اپنا جو رب
کہا کہ بیکو وقت ساتھ یہ حق شاہ عرب
وہ بولی ہاں تو چھاں اوس وہ امیر غضب
اب ان امیر و نہیں لو وہ بیکہوں ہوں زینب
یہ کہکے آہ کی اور دشت بہن کا نام لیا
اور ایک بندے نے زینب کا بات تھام لیا

علہ

لپٹ کے پاؤں سے چلائی وہ بادہ گا
تمہیں ہو زینب بیکس یتیم تیر مدا
کیا غضب ہوا ہی کہ وہ وہاں آل داوریا
بتا کے تو کس واسطے آل عبا
شتاب کہکے کہ تو ذری کی جان جاں لے
چھپی ہیں کہاں بوٹ حسین آتا ہی

شلہ

دکھا دیا اوسے زینب نے خون بھرا چہرہ
کہا میں کہا ہی حسین قتل ہوا
یہ لو جو آل کے منہ پر لگا ہی خون اونکا
یہ وز قتل ہی بہن کے بزاغی تنہا
علی کے پاس اسی شکل کو میں جاونگی
یہ خون بہرا ہوا چہرہ اونہیں دکھاونگی

۲۱

بلایا ہی سکینہ کو پھر بدیدۂ تر یہ
دکھایا نعش طا ہجوں کا وہ سکے عارض پر
کہا یہ بہ کا ہے یہ سلوک ستمگر
وہ بولا اور وہ کلثوم ہے ہمشیرہ تم
وہ دیکھو پیاسی کی باقی بی جان گنوا بیٹھی
وہ طوق پہنے ہیں حسین روتا ہے

۲۲

پکاری بنت زہرا کی بہن کا بھی بھیا
یہ ظالم کرے اب اسطرح سے کی ستمگاری
قدیم میں تو ہوں ہوں لو بھی تمہاری دلداری
اب اپنی ملک کو لالے ہو بولی نعش زیبا
سفید ریش جو اٹھا یہ بھی جو ماتم میں
یہ اہل بیت کو رنگوا کے لانے الدین

۲۳

پکاری زینب بیکس کہ وقت آ پہنچا
نہ ہم سفید ابی بتنگ مرد ریش سیاہ
عزا کے شاہ عالم اور پیچھے گواہ
سکینہ بلا بین اب تک کسی سکینہ کو آہ
فقط چادرین جو بین بیکسی وہ سنگوا دی
سعد وسے کا علم تو لا دے

۲۴

کہا یہ سنکے زینب سے پھر بیٹیوں شین
شمر بین اب تو اسے بنت شاہ حسین
مگر حسین کی خدمت میں بیچھے ہر دن میں
ہمارے اور سے بیچ میں گرد جیں
بیرد بات میں تو یہی کے اسکا بات کرو
بین صدقے چادر سکینہ کو روز شام کرو

۲۵

بلا یزید کو نفرین تو کرون اس آن
دکھاؤن ان او سکینہ کے دو نور چشمان
بس ایک گھڑی کی گھڑی وان رہی کی مہمان
کہا بچے کہانے کی درد واد مین گردنکی بیان
مین ان کے بیچ تو نو تیر سے حسین کا دونگی
بیر اپنا بال تصدق مین لٹا دونگی

۲۶

ڈری ہو بولی تی سکینہ وو ظالمون سے آہ
بلا مین بیچ گی بابو کی یحال تباہ
کہا مین جیتی ہی مریاو نکی فدا ہی گواہ
مین باہر جا باندہی ہوت غم تا بو دیللہ
اری عدال کی دریا جو بند ہو لا نر
سکینہ کہہ یا اس سے بند رو لی ہے

۲۷

بلا مین لیلے کہا بابو سے کہ اے نادان
نہ ہو تو مجھ سے تصدق مین تجھ پہ ہو قربان
نہ بیٹھ بیر تو کل نہیں پر کیا ہے اس آن
خوشی کی بات ہے جاؤ تجاؤ میری جان
وہ رو کے بولی کہ ہر طرح سے جدائی ہے
دوہائی ہے اسداللہ کی دہائی ہے

۲۸

پکاری ہم سے یہ بردہ حسین کی دلدار
کہان بچاسکتا ہوں سے یا حسین عزت دار
اب اس گھڑی تو خبر دو مری مین ہی نثار
زمین قدم سے تم سے گر کی تجہی ہر بار
مین ساتھ بند سے جاؤن بچاؤن ویر دادو
گوییجے ہو تو کرتا بیٹا بدل وا دو

۳۹

کہا کہ اوروں نے قید فانی سے پائی ہے آپ سے دنیا ہے
دیا ہے اتنا تو بس یہ زندہ جو بیتیں زنداں سے اے جان جاتی ہے
ہزار حیف ہے آزادہ دیوار پر رہیں اے مہمان جانی
یہ کہا ابھی ہے رو رو کے دی فرقت سے مہماں
ہیں صدمے تیرے
بتول ظلم میں مہمان ہے بلا نبی

۴۰

نہ رو سکینہ کہ مشکل ہوئی تری آسان
ہزار زینباں کی ہو چکیں بے زباں جہان
بتول آئی ہیں بنت نے غسل کو جب آن
ادا رہے ہیں بیٹیاں کہ سر تیرا اور دیان
ہوا ہے واسطے اصغر تمہارا رونا ہی
تمہارے سر من بہشت میں لب لباب کا قطع ہوتا ہے

گذارش

ہمارے کتب خانہ میں جملہ علوم و فنون کے کتب و مراثی شعرائے نامی مطبوعہ و قلمی و لوحہ جات و نقشہ جات و تعویذات بکثرت موجود ہیں - علاوہ مرثیوں وغیرہ کے بشیر مرحوم کے ہر سیے بھی مل سکتے ہیں - اور جملہ اشیاء ساخت لکھنؤ مثل چکن و کامدانی و فرد لحاف و انگشتری عقیق و فیروزہ و اسباب عزاداری و ظروف مسی و عطریات و تمباکو کشیدنی و خوردنی وغیرہ وغیرہ بکفایت حسب فرمائش روانہ ہوتے ہیں

جملہ فرمایشات بنام

محمد کاظم آزاد منیجر صادق پریس رکابگنج لکھنؤ

10 MAR
Date